بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

شارعِ اسلام وخاتم الانبیا ﷺ کا ''وحیانہ موقف'' ؛۔شرعی امکانِ رویت نہ کہ فلکیاتی امکانِ رویت !!!

فرزندانِ اسلام حضرات وخواتین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے رمضان ۱۴۳۱ھ کا چاند ۱۰، اگست ۲۰۱۰ء منگل کی شام کو برمنگھم میں دیکھے جانے کی گواہیوں کی تفصیل پڑھی، رمضان کا اخیری عشرہ اور اس کا اعتکاف مورخہ ۳۰ اگست ۲۰۱۰ء بروز پیر شام کو سورج کے غروب ہونے سے شروع ہونے میں کسی کو کوئی شک وشبہ کا موقعہ نہیں، نیز دیگر واقعات کی طرح برمنگھم کی اس رویئتِ ہلال سے یہ بات الحمدللہ مزید واضح ہوچکی کہ سعودی عربیہ کے ثبوتِ ہلال کے اعلانات اور اسکی ''**رَسمی**'' تاریخوں میں کسی کے لئے بھی ذرّہ بھر شک وشبہ کی گنجائش نہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے شرعی امکانِ رویئت کی ۲۹ ویں تاریخ کی شام تیسویں کی رات کو بلا کسی مزید فلکی شرط کے مقرّر فرمادی ہے جسے فلکی شرط سے ہماری طرف سے مشروط کرنا دینِ محمّدی میں تحریف ہے اسی طرح چاند کی گواہی کو آپ ﷺ نے صرف شہریوں کے لئے مخصوص نہیں فرمایا بلکہ عالَم کے ہر شخص کو چاہے وہ شہری یا **بدوّ** ہی ہو! ملاحظہ فرمائیں ؛۔

روزوں کی فرضیت کے بعد ایک مرتبہ آپ ﷺ اور مدینہ والوں میں سے کسی کو ۲۹ ویں رمضان کی شام عیدالفطر کا چاند نہ دِکھائی دیا تو اگلی صبح تیسویں کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے بالکل انجانے اور دور کی جگہوں کے دو بدوّؤں کی گواہی پر (دن گذر جانے کے باوجود) شارعِ اسلام ﷺ نے خود اپنا روزہ توڑ کر صحابہؓ سے بھی تڑوادیا اور ''انجانے'' **بدوّ** گواہوں پر ذرّہ برابر شک نہ کرتے ہوئے ان سے زبانی ایمان باللہ والرّسول کی شہادت لی (کہ ''ہم نے کل رات چاند دیکھا تھا'') اور عید کا اعلان فرمادیا، ایسے ہی دوسرے واقعہ میں آپ ﷺ وصحابہ سمیت مدینہ منوّرہ کے کسی کو بھی یکم رمضان کا چاند نہ ہی دِکھائی دیا مگر ایک نجانے **بدوّ** گواہ نے رات دیر سے آکر گواہی دی تو آپ ﷺ نے رمضان شروع کرنے کا اعلان فرمادیا (ابوداوٗد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، اور مسند احمد)، لہٰذا یہ ہماری بدقسمتی ہوگی کہ ہم مسلمانوں کی شرعی گواہیوں پر شک اور انہیں متّہم کرکے نعوذ باللہ آپ ﷺ کے مذکورہ قول وعمل، نص وسنت میں بھی شکوک وشبہات پیدا کریں اور شیطانِ لعین کو امتِ مسلمہ اور قیامت تک آنے والی نسلوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کا ذریعہ ومثال بنیں۔

آپ ﷺ نے نہ تو چاند کے گواہ سے کبھی یہ سوال کیا کہ ''مجھ سمیت پورے مدینہ والوں کو تو چاند نہ دِکھائی دیا تمہیں ہی یہ نظر آگیا؟ نہ ہی آپ ﷺ نے ان بدوّؤں کی گواہی سمیت وفات تک کسی بھی وقت چاند کی گواہی کی قبولیت سے پہلے مدینہ منوّرہ کے فِلکیاتی حسابات کے ماہر یہودیوں سے یہ تحقیق کروائی کہ ''چاند دیکھنے والوں نے اسے سورج کے غروب سے پہلے دیکھا تھا یا بعد میں؟ حتیٰ کہ صحابہ کرام، خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور امام ابوحنیفہ سمیت دیگر ائمّہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ وامت کے اجماع سے آج تک آپ ﷺ کے طریقہ پر ہی عمل ہوتا چلا آیا ہے۔

شہادت کی قبولیت میں ''فلکیاتی حسابات اور چاند کی ہیئت واشکال وغیرہ کے فلکیاتی سوالات'' سنّتِ نبویہ اور نصوص سے انحراف کے مترادف ہے کیونکہ ''شرعی شہادت'' کے لئے فلکیاتی حسابات وآبزرویٹرئل کلکولیشن اور اس کے مطابق سوالات کی کوئی شرعی حیثیت نہیں **شاھدین سے اس قسم کے ''فلکیاتی غیر شرعی سوالات'' بھی اسی طرح شرعاً مردود امر ھے جس طرح ثبوتِ ھلال کے لئے فلکی حسابات اور نیومون تھیوری کے مفروضات غیر شرعی ھیں!** اسی لئے شرعی گواہوں کو چاہیئے کہ وہ شرعی شہادت دیتے وقت نہ تو ایسے فارموں کو پر کریں اور نہ ہی اس قسم کے غیر شرعی سوالات کے جوابات دیں! کیونکہ جیسے یہ سوالات غیر شرعی ہیں تو اس پر مبنی جوابات بھی غیر شرعی ہیں کہ ثبوتِ ہلال میں ان کی کوئی حیثیت نہیں! چاہے کسی نے لئے ہوں اور کسی نے بھی کسی کے دباؤ یا اپنے طور دئے ہوں!

دراصل اس قسم کے سوالات پرمبنی سوال نامہ اوراس کی خانہ پوری **یہ شرعی ونصی مسئلہ میں فلکیاتی تحریف کے ذرائع ھے** ''کیونکہ ایسے سوالات نہ تو آپ ﷺ اورنہ ہی صحابہ کرام وخلفائے راشدین وغیرہ نے کسی شاہد سے نہیں کئے'' بلکہ اس مسئلہ میں فلکی حسابات کی ابتداء اوّلاً دینِ موسوی میں یہودیوں کے ذریعہ داخل ہوئی اوردینِ اسلام میں اوّلاً شیعہ اوران کے مزعومہ امام غائب ومہدی موعود'' حاکم بامر اللہ'' (مصری فاطمی بادشاہ) کے ذریعہ ہوئی جوزمانہ درزمانہ یہ اقوال وحساب نقل درنقل ہوتے ہوئے آج ہمارے سامنے آپ ﷺ واسلام کے مدِّ مقابل سر اٹھا کر اہلِ سنّت والجماعت کوبھی اپنی لپیٹ میں لے لیا!

ثبوتِ ہلال کوفلکیاتی حسابات سے مشروط کرنا اوراس پرمبنی سوالات سے شہادت وشاہدین کوغیرشرعی حسابات کی بنیاد پرمخدوش ومتّہم کرنا یہ پیغمبرِ اسلام ﷺ اوردین سے انحراف کے مترادف ہے اوراس مسئلہ میں گذشتہ صدیوں میں بڑوں بڑوں کوتسامح ہوا ہے اوررہی یہ بات کہ'' مشرق میں ہونے والے چاند ہی مغرب کے لئے معتبر ہے'' تو جوچاند مثلاً لندن میں دیکھا جائے تو اس کا اعتبار صرف لندن کے (مقامِ مشاہدہ سے) جانبِ مغرب کی بستیوں وشہروں کے لئے ہی معتبر ہو! تو پھر لندن سے جانبِ مشرق، شمال وجنوب کے علاقوں میں یہ معتبر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ان بستیوں سے لندن کا مقامی مقامِ مشاہدہ (جہاں چاند دِکھائی دیا ہے) ، جانبِ مشرق نہیں ہے!'' اس کے باوجود کوئی بھی اس کا قائل نہیں تو اس بات کے غلط ہونے میں کسی کو کیا شک وشبہ رہجا تا ہے یہی وجہ ہے کہ امام ابنِ تیمیہؒ نے جوکہا اس کے برعکس آپؒ کے فتاویٰ جلد ۲۵ میں '' فلکیات کے حسابات کی بھرپور تردید سے پر ہے، (کِلک کریں؛ امداد الفتاویٰ A + امداد الفتاویٰ B + شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ + مفتی عبد الرحیم لاجپوریؒ + مختصر اردو فتاویٰ + شیخ موسیٰ بازیؒ + مفتی محمود گنگوہیؒ (Saudi m.s&muf +حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ بقلم مفتی لاجپوریؒ، سب نے فلکیات کی تردید کی ہے)

جامعۃ الرّشید کراچی ! کہ جہاں سے ضربِ مؤمن اخبار نکلتا ہے اس ادارہ کے بانی مبانی حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کا تو یہ حال رہا کہ آپؒ نے اپنے فتاویٰ میں کئی جگہوں پر ان حسابات کورد کرتے ہوئے اپنا قیمتی دینی ورثہ پیچھے چھوڑا! مگر آپؒ کی وفات کے بعد سے حضرتؒ کے فتاویٰ سے ادارہ نے پہلوتہی اختیار کی ہوئی ہے! (دیکھئے احسن الفتاویٰ سے آپؒ کے حوالہ جات ہماری ویب سائٹ پر خاص کر ہماری کتاب'' شرعی ثبوت ہلال، نیومون تھیوری اور دارالعلوم کراچی کا فتویٰ'' ص ۹ پر ہے (کلک کریں) نیز دیگر کتب بمع دیوبندی، بریلوی اہلِ سنّت والجماعت مفتیانِ کرام خصوصاً دارالعلوم دیوبند (کِلک کریں۔ شرعی ثبوتِ ہلال، تاریخِ فلکیات وجدید تحقیق) اور فاضل بریلی مولانا احمد رضا خان بریلوی کے'' فتاویٰ رضویہ'' (کِلک کریں؛ شرعی ثبوتِ ہلال، تاریخِ فلکیات وجدید تحقیق ص ۵۷)، ان کے علاوہ'' ثبوتِ ہلال کی جدید ٹوپک'' ہائی لائٹ کہ جن میں ان حسابات کوثبوتِ ہلال کے لئے نہ صرف نفیاً بلکہ اثباتاً واعانۃً بمع جمِ غفیر کی شرط باطل قرار دیا گیا ہے (دیکھئے نیوٹوپک فتاویٰ) ۔

ہماری آنکھوں کے لئے تو چاند کا طلوع وغروب یقیناً ایک قطعی چیز ہے جیسے سورج کا طلوع وغروب! مگر فلکی حسابات سے سورج کے طلوع وغروب کی طرح چاند کا طلوع وغروب بھی کوئی قطعی ویقینی حساب نہیں! قارئین کومعلوم ہوگا کہ اہلِ فلک سورج کے طلوع وغروب کا جوحساب دیتے ہیں وہ سطحِ سمندر کے حساب سے کرتے ہیں، ان کی یہ مشکل زمین کی قطعی گولائی کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے، اوریہی وجہ ہے کہ سورج کے طلوع وغروب کے آبزرویٹری کے حسابی اوقات کے وقت نہ تو وہ طلوع یا غروب ہوا ہوتا ہے بلکہ کم ازکم اس سے تین منٹ پہلے طلوع اورشام کوتین منٹ بعدغروب ہوتا ہے جسے اصطلاحاً ریفریکشن بھی کہا جاتا ہے یہی مثال چاند کی ہے کہ اس کے طلوع وغروب کے قطعی وقت کے لئے کوئی ریسرچ وترقی نہیں ہوئی ہے اوریہ جوحساب دیتے ہیں وہ محض اٹکل اورمبہم حساب پر دیتے ہیں، چاند کا طلوع وغروب اہل فلک کے نزدیک زمین کی محوری حرکت پر مبنی ہے جبکہ زمین کی حرکت سورج سے اورچاند کی زمین سے منسلک ہے اورجب سورج کے طلوع وغروب کا وقت ایک غیرقطعی بلکہ رِفریکشن کا حامل ہے توسورج مع زمین پرمبنی چاند کی اشکال کی سائنسی پرِڈِکشن بھی قطعی ہرگزنہیں ہوسکتی اوریہی وجہ ہے کہ ماہرین بھی یہی کہتے ہیں کہ ان کے پاس چاند کے طلوع وغروب کا قطعی علم نہیں، اس لئے (۱) اوّلاً تو فلکیات کی تھیوری اورحسابات کوثبوتِ ہلال کے لئے شرط قرار دینا ہی غیرشرعی ہے اورغیرشرعی چیز سے شرعی مسئلہ کو ہرگز باطل نہیں کیا جاسکتا (۲) پھر اگر چاند کا سورج سے پہلے

غروب ہونے کے فلکی حساب کوتسلیم بھی کیا جائے تب بھی سورج کے غروب کے وقت کے رِفریکشن کی طرح خود چاند کے غروب کے وقت کا حال بھی بے یقینی کا ہے تو ایسے غیر یقینی حساب پر رویئتِ ہلال کی شہادتوں کو ہرگز رد نہیں کیا جاسکتا، لہٰذا ثبوتِ ہلال کی گواہی کو ایسی غیر یقینی چیز سے رد نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس کے علاوہ یہ بات کہ بعضوں کو آبزرویٹری کے حساب کے برخلاف اس واقعہ کی رویئتِ ہلال پر یقین کرنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے تو جاننا چاہیئے کہ اس قسم کا یہ پہلا واقعہ نہیں اور خود آبزرویٹری کے رِکارڈ میں بھی ایسے واقعات موجود ہیں (شرعی ثبوتِ ہلال ،تاریخِ فلکیات وجدید تحقیق۔ص۷۹)۔

برمنگھم کی اس رویئت کے واقعہ سے پہلے (۱) باٹلی اور بلیکبرن شہروں کے سترہ افراد نے یکم شوال ۱۴۰۷ھ/ ۲۷مئی ۱۹۸۷ء کا صرف پانچ گھنٹہ کا چاند دیکھا تھا (کِلک کریں؛ Sighting of the Moon by Islamic Law + Hilal Judgment on Moon Sighting.P94 +Meeting of Europian Ulama WITH Gov.of Madinah + Read in Urdu) اور ان گواہیوں پر مفتی احمد دیولوی صاحب نے توحید الاسلام مسجد، بکنل اسٹریٹ ،بلیکبرن مسجد کے مصلیوں اور بہت سے علماء کے روبرو عید الفطر کے چاند ہوجانے کا اعلان فرمایا جس پر ڈیوزبری کے پرانے تبلیغی مرکز کی مسجد کے بعض حضرات نے فتین ومفسدین کے طعن وتشنیع کی ذرّہ بھر پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے ۲۸ روزوں پر نہ صرف صبح عید کی نماز پڑھی بلکہ چھوٹے ہوئے روزہ کی قضاء کا بھی اعلان فرمایا (۲) برطانیہ میں دارالعلوم بری کے علمائے کرام کہ جنھوں نے میتو نِک تھیوری کے فلکی حسابات کے مفروضہ نیومون سے بھی ۱۹ منٹ پہلے دیکھا تھا (کِلک کریں) اور جنگ لندن کے رپورٹر نے مہتمم، اساتزہ اور طلباء کو آنکھ کی ہسپتال میں معائنہ کے لئے داخل کرانے کا طعنہ دیا تھا (۳) اس طرح کے دیگر واقعات میں خاص کر اسی برمنگھم شہر کی سینٹرل مسجد گروبل کروَس کے کار پارک سے دو حضرات نے ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ کا چاند آہستہ چلنے والے گہرے بادلوں کے ٹکڑوں کے درمیان دیکھا تھا جس کا ہاتھ سے کشیدہ اسکیچ بھی ہمیں بھیجا (کِلک کریں: Witness & Testimony of B.Gham +Hilal Judgment on Moon sighting,p96) (۴) مصر میں یکم شعبان کا چاند (۱۴۰۷ھ/ ۲۹ مارچ ۱۹۸۷ء کی شام کو نیومون سے دو گھنٹوں پہلے تین حضرات بشمول امام مسجد نے دیکھا، یہ بات نیشنل ثبوتِ ہلال اجلاس بمقام اسلامک کلچرل سینٹر لندن میں مشترکہ تنظیموں کے اجلاس میں ڈائریکٹر شیخ جمال منّاع نے بتلاتے ہوئے فرمایا کہ "میں نے شیخ الازہر شیخ جادالحق علی جادالحق (رحمہ اللہ) سے فون پر مصر میں شعبان ۱۴۰۷ھ کے چاند کی تاریخ اور اس کی تعیین کی بنیاد معلوم کی تو فرمایا کہ اسوان کے علاقہ میں تین حضرات بشمول امام مسجد نے شعبان کا چاند دیکھا جن کی گواہیوں کو علاقہ کے جج نے معتمد قرار دیتے ہوئے قبول کیا، علاقہ جج کے فیصلہ کو ہم نے تسلیم کیا اور مصر میں ۲۹ رجب ۱۴۰۷ھ کی مغرب کے بعد سے یکم شعبان کی تاریخ شروع ہونے کا اعلان کیا (اس پر شیخ جمال منّاع نے فرمایا کہ) میں نے شیخ سے کہا کہ جس وقت یہ چاند ان حضرات نے دیکھا اس وقت تو نیومون ہونے کو ابھی دو گھنٹے باقی تھے (نیومون سے بھی دو گھنٹے پہلے یہ چاند دیکھا گیا ہے)، تو شیخ الازہر جواباً فرمایا کہ ثبوتِ ہلال میں شرعاً فلکیات کا بالکل اعتبار نہیں، یہ گواہیاں شرعی ہیں کِلک کریں؛ ICC, Regent Park London`s minut، یاد رہے کہ اس اجلاس میں لندن اور باہر سے ذمہ دار تنظیموں کے نمائندے (بشمول حزب العلماء یوکے، جمعیۃ العلماء برطانیہ، یوکے اسلامک مشن کے خواجہ قمرالدین مرحوم ودیگر) شامل تھے، (۵) ایک اور واقعہ دارالعلوم لیسٹر کے علماء کے چاند دیکھنے کا بھی ہے کِلک کریں، جس کی خبر ہمیں سعودیہ کے مطابق تاریخ کا اعلان کرنے کے چند دنوں کے بعد ہوئی تو مرکزی رویئتِ ہلال کمیٹی کی طرف سے ضروری تحریری کاروائی کے بعد اس کی خبر نشر کرنے پر الحمد للہ باٹلی والوں نے بھی ہمارے بعد گواہوں سے رابطہ کر کے اپنی پچھلی غلط اسلامی تاریخ کو تبدیل کرنے کا اعلان فرمادیا اور حق کے قبول کرنے پر فتین لوگوں کی طعن وتشنیع کی ذرّہ بھر پرواہ نہ کی کہ چاند کی پہلی تاریخ کے کئی دنوں کے بعد اب یہ گواہ کہاں سے آگئے؟ اور چاند کو دوبارہ نکال لے آئے! حالانکہ بعد میں چاند ہونے کی خبر کا پہونچنا اور اسے قبول کرنا یہ تو خود شارعؑ سے ثابت ہے یہی وجہ ہے کہ فقہ میں ایسے واقعات میں روزے کی قضاء کے مسائل بیان کئے گئے

ہیں، علامہ شامیؒ نے بڑا دردناک واقعہ بیان کیا ہے (Kifayatul Mufti + Log moortad hove

قرآن واحادیث اور خاتم الانبیا ﷺ کے بجائے متیون فلسفی ۳۱ ءقم ویہودی ربی ۳۵۸ء کے حسابات پر ایمان لاکر ''شرعی گواہی کے خلاف (خاص کر حرمین شریفین کی شرعی ثبوتِ ہلال کی رسمی تاریخ کے اعلانات کی مخالفت میں) جھوٹ وافواہیں پھیلانے والوں نے اپنے ساتھیوں کے اسے بسروچشم قبول کرنے کے باوجود تسلیم نہ کیا اور نبی کریم ﷺ کے بجائے متیون فلسفی ویہودی ربیؒ کے حساب پر اپنے ایمان وعمل کی مضبوطی کو پیش کیا۔

(۶) اس کے علاوہ بندہ نے بمع اپنے تین ساتھیوں اور پانچ سو کے قریب کے مجمعہ نے مسجدِ نبوی سے سوا گیارہ گھنٹہ (11h.15m) کا ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ کا چاند دیکھا تھا جس کی رپورٹ برطانوی آبزرویٹری کے اس وقت کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر برنارڈ یلوپ صاحب سے میں نے فون پر دی (اور ساتھ ہی تحریراً بھی بھیجی) تو موصوف نے اسے رد کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ چاند گردن تو کیا ٹیلسکوف سے بھی دیکھا نہیں جاسکتا (حالانکہ موسم صاف ہونے کے باوجود اوّلاً واقعی اسے دیکھنے میں مشکلی ہوئی مگر ایک ساتھی نے پھر دوسرے تیسرے اور بالآخر میں نے بھی اسے دیکھا، پھر تو نظر ہٹا ہٹا کر تین چار بار دیکھا اور بلا جھجک دکھائی دیا ساتھ ہی مجمعہ والے بھی اپنے ہاتھ کے اشاروں سے ایک دوسرے کو دکھاتے دکھائی دئے اور اسی کے مطابق حج کا اعلان بھی ہوا (اگر چہ ہم نے قاضی یا امام صاحب سے یہ سمجھ کر رجوع نہیں کیا کہ اس چاند کو تو بہت سارے لوگوں نے دیکھا ہے) مگر ڈاکٹر یلوپ صاحب کے برعکس ڈاکٹر خالد شوکت صاحب سے اس گواہی کے متعلق پوچھا گیا اور جو جواب انہوں نے دیا وہ ہمیں بھیجا تو ہم حیران تھے کہ موصوف نے اپنے فلکی حسابات سے اس چاند کے نری آنکھ سے دکھائی دینے کے امکانات کو ثابت کرتے ہوئے اسے صحیح قرار دیا (کلک ؛ Astronomic culculater)،(۷) اس طرح باہر سے سعودیہ کام کاج وزیارتِ حرمین کرنے والے کئی ایک نے ہماری طرح چاند دیکھے مثلاً محرّم الحرام ۱۴۱۳ھ کا تین گھنٹوں کی عمر کا چاند مسجدِ عزیزیہ سے بعد نمازِ مغرب آسمان کی طرف پہلی ہی نظر میں تین حضرات بشمول ایک عالمِ دین اور دارالعلوم کے مہتمم نے دیکھا کلِک کریں؛ مولانا علی خانپوری صاحب مہتمم مدرسۃ البنات، منوبر)

سعودیہ سمیت دنیا بھر میں ہونے والے چاند کے بہت سے واقعات (کلِک کریں؛Moon sighting record) اس بات کی دلیل ہے کہ خاتم الانبیا ﷺ نے نصوص اور قرآن وسنت کے ذریعہ ''دینِ اسلام'' اور اس کے احکامات کی جو تبلیغ فرمائی تھی اور اسلام سے پہلے کے مشہور فلسفیوں نے سیارات ،ستاروں اور چاند، سورج وزمین کی گردش کے حوالہ سے اپنی اپنی جو تحقیقات پیش کی تھیں خاص کر متیون فیلسوف کے مفروضہ حساب پر یہودی ربی ہا لیل دوم نے اسلامی تعلیمات وانبیاء کی سنت کے برخلاف ''قمری مہینہ'' کی ابتداء وانتہاء کے لئے مفروضے اور ''نیومون کے حدود'' تسلیم کرکے دینِ موسوی میں جو ''تحریف'' کی تھی۔(کلک کریں Haw jews&Cristain`s religias date count..) اسلام کی آمد پر اس کی تردید نہ صرف قرآنِ کریم نے یسئلونک عن الاھلّۃ قل ھی مواقیت للناس والحج (۲. ۱۸۹) اور احادیثِ مبارکہ خاص کر حدیثِ امیؐ ؛انا امۃ امیۃ لانکتب ولانحسب الشھر ھٰکذا وھٰکذا والشھر ھٰکذا وھٰکذا (بخاری، مسلم، ابوداوٗد ونسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے فرما دی بلکہ ساتھ ہی بدر کے مشرک قیدیوں کی رہائی میں مسلمانوں کو'' لکھنے پڑھنے کا علم سکھانے'' کی شرط رکھ کر نیز حضرت زیدؓ کو یہودی زبان تک سکھنے کا حکم فرما کر صحابہ وامتِ مسلمہ کو آپ ﷺ نے یہ سبق جو دیا کہ اسلام میں غیر مسلموں سے علم حاصل کرنے نیز ان کی زبان تک کو سکھنے کی اجازت ہے، ان تمام کے باوجود خود آپ ﷺ نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ مدینہ منوّرہ کے یہودی علماء'' علمِ فلکیات'' پر نہ صرف عمل کرتے ہیں بلکہ اس علم میں دسترس بھی رکھتے ہیں صحابہ کرامؓ کو ان سے اِسے سکھنے کے لئے نہ تو حکم فرمایا اور نہ ہی اپنی حیات تک کبھی بھی ثبوتِ ہلال کے لئے گواہوں کی گواہی کی جانچ پڑتال کے لئے یا شعبان ،رمضان وعیدین کے چاند کے حساب تک کے لئے کہ کب ہوگا! کبھی بھی ان سے نہ تو خود رجوع فرمایا اور نہ ہی صحابہؓ کو اس طرف متوجّہ فرمایا!

آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین کا دوَر آیا تو اسی سنت پر سب عمل پیراں رہے حتیٰ کہ دینِ اسلام اور مملکتِ اسلامیہ کی حدود روم وفارس کے ان علاقوں تک وسیع ہوگئے جو فلسفیوں وماہرینِ فلکیات کا گڑھ تھے اس کے باوجود خلفائے راشدین نے ان ماہرین کو نہ تو مدینہ میں جمع فرمایا اور نہ ہی ان سے

رویت وثبوتِ ہلال کے مسئلہ کے لئے کوئی مدد طلب کی! تفصیل کے لئے دیکھو ہماری کتب ومضامین ویب سائٹ www.hizbululama.org.uk میں۔

یہودی ربّی ہلیل دوم نے جس طرح دینِ موسوی میں متیونی فلکیات کے حسابات کو داخل کرکے انبیائی وموسوئ سنّت اور دو اسلامی فریضہ کو فلکیات کے تابع کرکے ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کو مغضوب کروالیا اسی طرح دینِ اسلام کے نصّی فریضہ اور خاتم الانبیاء ﷺ کی سنت وحکم کے برخلاف اسلام میں اسی یہودی مردود سنّت پرعمل دخل کا سہرا سب سے پہلے شیعوں کے سر جاتا ہے جن کا سب سے بڑا، مصر کا بادشاہ، حاکم بامراللہ ہے جسے یہ لوگ غائب امام مانتے ہیں اس نے شیعی حکمرانی کے ماتحت مصری سنّی اکثریت کو اس پرعمل کے لئے ۳۸۳ھ میں مجبور کردیا تھا مگر پانچ سال کی مال وجان کی قربانیوں کے بعد سنّیوں نے اپنے دینی مسلک پر چلنے کی مانگ میں کامیابی حاصل کرلی! مگر شیعوں نے نت نئے طریقوں سے منافقانہ جدوجہد جاری رکھی جس نے بالآخر سنّیوں کے دلوں کو بھی مات کردیا اور یہ بھی اسی کے نالیواء بن گئے جس کا اوّلاً ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا یہاں تک کہ زمانہ درزمانہ گذر کر یہ بدعت عام ہوتی چلی گئی۔

افسوس کا مقام ہے کہ آج دین کی تبلیغ کے دعویدار خود یہود وشیعہ اتحادی فارمولہ پر ''ایمان'' رکھتے ہیں بلکہ اس کی تبلیغ کا فریضہ انجام دیکر بھی خود کو دینِ اسلام کا داعی اور دینی فریضہ وخاتم الانبیاء ﷺ کے احکامات وسنّت پرعمل کرنے والوں کے خلاف بدزبانی کرتے ہیں اور خود کو ان سے بڑھ کر دین پرعمل کرنے کا ڈھنڈھوڑا پیٹتے ہیں، امت ایسے لوگوں سے پریشان ہے کہ قیامت سے پہلے قیامت آچکی کہ عوام بیچاری چکی کے دوپاٹ کے درمیان پس رہی ہے؛ ایک طرف اسلام وپیغمبرِ اسلام ﷺ کے احکامات ہیں تو دوسری طرف بت پرست متیون ویہودی ربّی کے ''شرعاً مردود'' فلکی مفروضات کے مبلّغ، نامی ماہرین اور ان کے شاگرد نامی علمائے دین (!) ہیں!

یاد رکھیں!!! دینی احکامات چاہے ہمیں سمجھ میں آئے یا نہ آئے، چاہے فلسفہ وعقل کے خلاف ہی کیوں ہو! ایمان باللہ والرّسول کا یہی تقاضہ ہے کہ ہم ان پر دل وجان سے ایمان لے آئیں اور قرآن واحادیث میں نصوص وسنت کے برخلاف دوسری صدی ہجری سے شروع ہونے والے تاویلات کے دروازہ پر امت کے کبار نے جو بندھ باندھے ہیں ان میں شگاف ڈالنے کا ذریعہ نہ بنیں نہ ان کے گروہ میں شامل ہوں جیسے کہ تاریخ میں شیعہ، خوارج ومعتزلہ کا برانام امر ہوگیا ہے۔ دینی فریضہ وپیغمبر ﷺ کی سنت کے برخلاف فلکیات کے حوالہ سے جو اقوال نقل درنقل ہوتے ہوئے ہم تک پہونچے، ہم میں کے سب ہی ان کے قائلین کی علمی وعقلی استعداد کو تسلیم تو کرتے ہیں مگر دین کے مقابلہ پر ان میں سے کسی کو بھی برتری نہیں، یہی وجہ ہے کہ فقہائے امت ومفتیانِ کرام نے ان کے کسی کے بھی قول کو دینی حکم میں دخیل نہ بنایا اور اپنی کتب ومفتیانِ کرام نے اپنے فتاویٰ میں ان تمام کے اقوال کو رد کردیا (دیکھو ہماری ویب سائٹ میں یہ حوالے اور اہلِ سنت والجماعت دیوبندی وبریلوی دارالافتاء خاص کر مولانا رشید احمد گنگوہی، مفتی رشید احمد لودھیانوی، اور مولانا احمد رضا خان بریلوی کے فتاویٰ کو شامل انگلش اردو، بنگلہ کتب اور نیوٹو پک فتاویٰ) اس لئے فلکیات کے حوالہ سے اقوال چاہے کسی کے بھی ہوں انہیں قرآن ونصوص کا درجہ نہ دیا جائے۔

کسی بھی مسلمان کی بزرگی کا مدار اس کی اپنی عقل، خاص کر فلکیاتی فلسفہ پر ایمان اور اس کی علمیت نہیں بلکہ دینِ اسلام وخاتم النبیّین ﷺ کے قرآنی ونصّی ''صراطِ مستقیم'' پر چلنا یہ بزرگی اور اس کا مدار ہے اور یاد رہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ کے لئے جنّت سے باہر نکال دیا گیا اس کی وجہ اس کا علمی تکبّر وخود عقلی تھی کہ اس نے فرشتوں کے استاد ہونے (یعنی ان سے زیادہ علم رکھنے) کے گھمنڈ اور اپنی عقل وعلمی انانیّت سے آدم کی مٹی پر اپنی آگ کو فضیلت دیکر مٹی کے پتلے کا سجدہ کرنے کے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی تھی، اس بات کو مدِّ نظر رکھ کر ہمیں کسی بھی طرح شیطان کے چنگل میں آنے کے بجائے اللہ کی پناہ میں آجانا چاہیئے۔

''برمنگھم اور اس کے علاوہ برطانیہ، سعودیہ ودنیا بھر کے ثبوتِ ہلال کے واقعات'' یہ نہ صرف چکّی کے پاٹ میں پسی جانے والی امتِ مسلمہ کے لئے اطمینان کلّی کی مثالیں ہیں بلکہ خود اسلام مخالف چکّی کے دوسرے پاٹ کی بھی ہدایت اور بیماری وموت سے پہلے توبہ واستغفار اور دینی احکامات پر ایمانِ کامل کے ''صراطِ مستقیم'' پر واپس آجانے کی نوید ہے، ہمیں موت جو کسی بھی وقت آجائے گی اس سے پہلے کم از کم ان واقعاتی تنبیہ کو ہی طرح طرح کے شیطانی فلکیاتی پینتروں سے جھٹلانے کے بجائے انہیں غنیمت جان کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حضور ہمیشہ کے لئے دینی احکامات پر سرِ خم تسلیم کرلینا چاہیئے، وماالتوفیق الاّ باللہ، اللّٰھمّ وفّقنا لماتحبّ وترضیٰ۔

اللّٰھمّ اھدنا الصراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضّآلّین۔ آمین